سوال

سہ رضی اللہ عنہا (31)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمہ الزہرا تادم مرگ ناراض ہیں۔ غضب (بخاری ج ۲) فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبہا اغضبنی (بخاری) چنانچہ صغریٰ کبریٰ سے اللہ اوراس کے رسول کل ناراضی ثابت ہوئی۔ ایسے میں اصحاب ثلاثہؓ بہشتی اور مغفور کیونکہ قرار پائے۔ یاللعجب۔ نیز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے شیخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لا: یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضی والی حدیث تو حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔ فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی پھر آپ کے درج شدہ الفاظ صحیح نہیں ہے۔ فغضبت حتی توفیت کو فمن اغضبہا فقد اغضبنی کے ساتھ ملا کر غضب کردیا۔ آخری الفاظ تو حضرت علی کے متعلق ہیں۔

سے صغریٰ کبریٰ نکالتے ہوئے حضرت ابو بکر کو (معاذاللہ) اس کا مصداق قرار دیا جو کہ سراسر ظلم ہے۔

نیا بخاری شریف میں فغضبت حتی توفیت کے ساتھ دوسری الفاظ بھی ہیں جو یہ ہیں:

ـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا المَالِ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لاَ أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ

بت میں حضرت ابو بکرؓ کی معذرت اوراس کی دلیل جس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دوبارہ مطالبہ نہ کرنا صاف طور پر ذکر ہے اور فہجرت کا معنی یہ ہے کہ پھر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جناب ابو بکر سے فدک کے مطالبہ کے لیے ملاقات نہیں کی اور پھر چھ ماہ کے بعد اپنے اباجی ﷺ کو جاملیں۔ اور بخا

ب میں نمایاں فرق ہے۔ اغضاب کا معنی بلاوجہ ناراض کرنا ہوتا ہے لیکن حضرت ابو بکر تو حدیث لا نورث ماترکنا فہو صدقۃ کی وجہ سے اپنی مجبوری کا اظہار فرما رہے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق کا یہ راست فیصلہ وما آتاکم الرسول فخذوہ کے عین مطابق تھا۔

بجرم عشق تو میکشند و غوغائیست!

تو نیز سر بام آکہ خوش تماشائیست

لمہؓ کی یہ ناراضی اور رنجیدگی محض غلط فہمی کی بنا پر تھی اور اہل اللہ کی ایسی رنجیدگی جس کی بنیاد غلط فہمی پر ہو اس سے کوئی نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہوتا ورنہ حضرت ہارون نبی پر حضرت موسیٰ بھی ناراض ہو گئے تھے تو کیا حضرت ہارون مغضوب علیہ قرار پائیں گے؟ ہر گز ہر گز نہیں۔

حضرت فاطمہؓ اور حضرت صدیق کی صلح ہو گئی تھی، جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

ہقی من طریق الشعبی ان ابا بکر عاد فاطمۃ فقال لہا علی ہذا ابو بکر یستاذن علیک قالت اتحب ان اذن لہ قال نعم فاذنت فدخل علیہا فترضاہا فرضیت))

ت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کی راضی کر لیا اور وہ راضی ہو گئیں......!

علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق نے بقول شیعہ مصنف کے باغ فدک حضرت فاطمہؓ کو دے دیا تھا ... اصول کافی ص 355

عطت فاطمۃ ابا بکر فی فدک کتب لہا کتاب وردہا علیہا۔

مجان اسالمین میں ہے:

انت واللہ لافعلن فقال واللہ لافعلن فقالت اللہم اشہد فرضبت بذالک واخذت العہد علیہ۔

ہوا ہے مدعی کا میرے حق میں فیصلہ سچا

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو فدک کی تحریر لکھ دی ملاحظہ ہو جلاء العیون ص 151۔ اردو۔ اور اصولی کافی ص 355

بادہ خواری کا کیا فبر مغاں پہ جلسہ

اس بار ہم نے بڑے زور سے توڑی توبہ

۔ علیؓ پر ناراضگی:

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اس کے برعکس من أغضبہا فقد اغضبنی کے الفاظ تو حضرت علیؓ کے حق میں وارد ہیں، جیسا کہ خود شیعہ لٹریچر میں موجود ہیں، چنانچہ جلاء العیون اردو ص 127 ج 1 ص 62 وص 63 ملاحظہ کریں، حضرت امام صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جۃ

عن عبداللہ بن الزبیر ان علیاً ذکر بنت ابی جہل فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاہا وَ يُغْضِبُنِي مَا أَغْضَبَهَا

از حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب اس کی نبی ﷺ کو اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ فاطمہؓ میرا گوشہ جگر ہے جو چیز فاطمہؓ کا تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جو چیز اس کے لیے بوجھ کا سبب ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔ مسلم شریف ص 90

چونکہ آپ صغریٰ کبریٰ نکالنے کے کچھ زیادہ ہی خوگر ہیں، امید ہے کہ شیعہ اصول کے مطابق آپ صغریٰ کبریٰ جوڑ کر حضرت علیؓ کے حق میں بھی وہی نتیجہ اخذ فرمائیں گے جو نتیجہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حق میں نکالنے کے ناکام کوشش کی ہے۔ فرمائیے۔ کیا آپ کے اصول کے مطابق حضرت علیؓ مغفور ہو

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بات وہ کہی جو بنائے نہ بنے

بوجھ وہ سر لیا جو اٹھائے نہ اٹھے

ہمارے نزدیک حضرت علیؓ اپنے پیش روں کی طرف جنتی ہیں، چوتھے درجے پر اور چوتھے خلیفہ برحق تھے۔

ء ثلاثہ اور تمام صحابہ مغفور اور جنتی ہیں:

خلفائے ثلاثہ اور دیگر صحابہ کرام کے جنتی ہونے پر درج ذیل قرآنی آیت شاہد عدل ہے۔

امَنوا وَہاجَروا وَجـٰهَدوا فى سَبيلِ اللَّهِ بِأَموٰلِهِم وَأَنفُسِهِم أَعظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولـٰئِكَ هُمُ الفائِزونَ 20 يُبَشِّرُهُم رَبُّهُم بِرَحمَةٍ مِنهُ وَرِضوٰنٍ وَجَنّـٰتٍ لَهُم فيها نَعيمٌ مُقيمٌ 21... سورۃ التوبۃ

ن لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لئے وہاں دوامی نعمت ہے''

بنا کردند خوش رسمے بخون خاک غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص212

محدث فتویٰ